65641 ـ کیا زندہ اور قدرت رکھنے والے شخص کی جانب سے عمرہ کرنا جائز ہے ؟

سوال

کیا میں زندہ اور قادر شخص کی جانب سے عمرہ کر سکتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اگر کوئی شخص خود حج یا عمرہ کرنے پر قادر ہے تو آپ کے لیے اس کی جانب سے عمرہ یا حج کرنا جائز نہیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

حج میں نیابت کے معاملہ میں لوگوں کا وسعت اختیار کرنا فی الواقع افسوسناك امر ہے، اور ہو سکتا ہے یہ شرعا بھی صحیح نہ ہو، اس لیے کہ نفلی میں تو نیابت کرنی جائز ہے، امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے اس میں دو روایتیں ملتی ہیں:

ایك روایت یہ ہے کہ: کسی شخص کے لیے کسی دوسرے کی جانب سے نفلی حج یا عمرہ کی نیابت کرنی جائز نہیں، چاہے وہ مریض ہو یا تندرست، اور یہ روایت صحت اور قوۃ کے زیادہ لائق ہے، کیونکہ مکلف سے مطلوب یہ ہے کہ عبادت بنفسہ خود سرانجام دے حتی کہ اس کی جانب سے اللہ تعالی کی عبادت اور تذلل و عاجزی حاصل ہو سکے.

آپ کو بنفسہ خود حج کرنے والے اور کسی کو پیسے دیکر حج کروانے والے شخص میں واضح فرق نظر آتا ہے، دوسرے شخص کو عبادت میں اپنے دل کی اصلاح اور اللہ تعالی کے لیے تذلل کی فضیلت حاصل نہیں ہوتی، گویا کہ اس نے ایك تجارتی معاہدہ کیا ہے، اور اس میں اس نے ایسے شخص کو وکیل بنایا ہو جو اس کی جانب سے خریدوفرخت کرے.

اور اگر وہ شخص مریض ہو اور وہ نفلی میں کسی دوسرے کو نائب بنانا چاہے تو یہ کہا جائے گا:

اس نے سنت پر عمل نہیں کیا، بلکہ سنت میں تو صرف فرضی حج میں نیابت کا ذکر ہے، اور فرض اور نفل میں فرق

يہ ہے كہ: فرض ايسا معاملہ ہے جو انسان پر لازم ہے، اگر وہ اس كى استطاعت نہ ركھے تو وہ اپنى جانب سے حج اور عمرہ كرنے كے ليے كسى كو وكيل بنا دے.

ليكن نفل واجب نہيں، تو اسے كہا جائيگا: جب تم مريض اور بيمار ہو اور فرضى حج كر چكے ہو تو اس پر اللہ تعالى كا شكر كرو، اور جس مال كے ساتھ كسى دوسرے كو اپنى جانب سے حج كروانا چاہتے ہو يا عمرہ كروانا چاہتے ہو اسے كسى اور مصرف ميں صرف كردو، كسى فقير اور محتاج شخص جس نے فرضى حج نہيں كيا اس مال كے ساتھ اس كى معاونت كردو تو يہ تمہارے ليے اس سے بہتر اور افضل ہے كہ اسے كہو: يہ رقم لے كر ميرى طرف سے حج كرلو، چاہے آپ مريض ہيں.

اور رہا فرض تو الحمد للہ لوگ اس ميں سستى اور كاہلى نہيں كرتے، آپ كو كوئى ايسا شخص نہيں ملے گا جو قدرت ركھنے كے باوجود كسى كو اپنى طرف سے حج كرنے ميں كسى دوسرے كو وكيل بنائے، اور سنت ميں بھى يہى آيا ہے جيسا كہ ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما كى مندرجہ ذيل حديث ميں ہے:

وہ بيان كرتے ہيں كہ ايك عورت نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آئى اور كہنے لگى: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم حج كرنا اللہ تعالى كى طرف سے بندوں پر فرض ہے، ميرا والد بوڑھا ہے اور وہ سوارى پر بيٹھ نہيں سكتا تو كيا ميں اس كى جانب سے حج كرلوں ؟ تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جى ہاں "

خلاصہ يہ ہے كہ:

نفل ميں نيابت كى امام احمد رحمہ اللہ تعالى سے دو روايتيں ہيں، ايك تو يہ ہے كہ: نيابت صحيح نہيں.

اور دوسرى روايت يہ ہے كہ: قدرت ركھنے اور نہ ركھنے والے شخص كى جانب سے نيابت كرنى صحيح ہے، ميرے نزديك بلاشك اقرب الى الصواب يہ ہے كہ: نفلى حج ميں نہ تو كسى عاجز كى جانب سے نيابت ہو سكتى ہے، اور نہ ہى قدرت ركھنے والے كى جانب سے.

ليكن فرضى ميں اس عاجز شخص كى جانب سے نيابت ہو گى جس كى عاجزى ختم ہونے كى اميد نہ ہو، اور سنت بھى اس كا ذكر كرتى ہے" انتہى

ديكھيں: فتاوى ابن عثيمين (21 / 140).

اور مستقل كميٹى كے فتاوى جات ميں ہے:

" مكلف اور استطاعت ركھنے والے مسلمان شخص پر واجب ہے كہ وہ حج فورى طور پر ادا كرے، اور اس حالت ميں اس كى جانب سے نيابت كرنى جائز نہيں، اور جب وہ خود حج كرنے كى استطاعت ركھتا ہو تو اس كى جانب سے كسى دوسرے كا حج كفائت نہيں كرے گا" انتہى

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (11 / 68).

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام نے زندہ اور عاجز شخص كى جانب سے حج اور عمرہ كرنا جائز قرار ديا ہے، چاہے يہ نفلى ہى ہو.

مستقل فتوى كميٹى كے فتاوى جات ميں ہے:

" جب آپ اپنى طرف سے عمرہ كر چكے ہوں تو آپ كے ليے اپنى والدہ اور والد كى جانب سے عمرہ كرنا جائز ہے، جب وہ بڑھاپے يا لا علاج مرض كى بنا پر عاجز ہوں " انتہى

ديكھيں: فتاوى اللہ اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (11 / 81).

شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالى نے بھى يہى اختيار كيا ہے، ان سے مندرجہ ذيل سوال كيا گيا:

ميں اپنى والدہ كى طرف سے حج كرنا چاہتا ہوں، كيا ان سے اجازت لينا ضرورى ہے، يہ علم ميں رہے كہ وہ فرضى حج كر چكى ہيں ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

" اگر آپ كى والدہ بڑھاپہ يا لاعلاج مريض جس سے شفا ممكن ہو كى بنا پر حج كرنے سے عاجز ہيں تو ان كى جانب سے حج كرنے ميں كوئى حرج نہيں چاہے بغير اجازت ہى كيا جائے، كيونكہ حديث ميں ثابت ہے كہ:

جب ايك شخص نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے اجازت طلب كرتے ہوئے كہا:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ميرا والد بوڑھا ہے وہ حج اور عمرہ نہيں كر سكتا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اپنے والد کی جانب سے حج اور عمرہ کرو"

اور ایك عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرتے ہوئے کہا:

" اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرا والد بوڑھا ہے حج اور سفر نہیں کر سکتا تو کیا میں اس کی جانب سے حج کر لوں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اپنے والد کی جانب سے حج کرو "

اور اسی طرح مندرجہ بالا دو اور دوسری صحیح احادیث کی بنا پر میت کی جانب سے بھی حج کیا جا سکتا ہے.

دیکھیں: فتاوی ابن باز (16 / 414).

حاصل یہ ہوا کہ:

قدرت رکھنے والے زندہ شخص کی جانب سے حج اور عمرہ کرنا جائز نہیں ہے، لیکن عاجز شخص کے بارہ میں یہ ہے کہ اگر اس کی جانب سے فرضی حج کیا جا سکتا ہے، لیکن نفلی حج کرنے کے متعلق علماء کرام کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے.

واللہ اعلم .